قرآن مجید کے تراجم تقریباً چودہ ۱۴ بنائے گئے ہیں (ماہنامہ الحق "مئی ۱۹۶۸ء) اور سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر (خصوصی) جلد دوم میں بھی قرآن مجید کے پشتو ترجمہ اور تفسیر پر ایک جامع مقالہ موجود ہے۔ جبکہ ان کے علاوہ مولانا مفتی محمد شفیع قدس سرہٗ کی تفسیر معارف القرآن کا پشتو ترجمہ آسان اور سلیس زبان میں کیا گیا ہے، اعلیٰ کاغذ اور اعلیٰ چھپائی ہوئی ہے۔ اگر حکومت آخرالذکر تفسیر کو طبع کر دیتی تو شاید بہت بہتر ہوتا۔

قرآن مجید کی مذکورہ تفسیر کا نسخہ جس صاحب کو بھی ملا ہے، ابھی تک ایک بھی ایسا نہیں ملا جو اس ترجمہ و تفسیر کا ایک جملہ بھی آسانی سے، روانی سے یا سمجھ کر پڑھ سکتا ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ترجمہ نہ تو تحت اللفظ ہے نہ سلیس اور نہ بامحاورہ یہ تو پشتون بھائیوں کی حالت ہے جبکہ سرکاری ملازمین میں زیادہ تر تعداد اُن حضرات کی ہے جو پشتو رسم الخط پڑھنے سے بہت دُور ہیں۔

سرکاری طور پر شائع شدہ اس قرآن مجید میں نہ تو سیپاروں کی نشاندہی موجود ہے نہ سُورتوں کی نہ رکوعات کی نہ آیات کی اور نہ آیت سجدہ کی کوئی علامت موجود ہے، صرف آیت کو ظاہر کرنے کے لیے حرف "ت" جلی طور پر لکھا گیا ہے۔

سب سے اہم اور ضروری امر جس کے بارے میں توجہ مبذول کرنے کی ضرورت ہے یہ ہے کہ قومی اسمبلی نے صحیح قرآن مجید چھاپنے اور اشاعت کرنے کے بارے میں باقاعدہ ایک قانون (غلطیوں سے پاک صحیح قرآن مجید چھاپنے سے متعلق ایکٹ نمبر ۴۵ مجریہ ۱۹۷۳ء) منظور کیا ہے (اصل متن انگریزی میں منسلک ہے) جو پاکستان کے قانونی فیصلہ جات P.L.D میں شائع ہو چکا ہے۔

یہ صاحبان چونکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی اس صریح اور واضح قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے ہیں تو بموجب قانون مذکورہ کے وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان کے اس فعل پر نوٹس لے، کیونکہ یہ لوگ عدالت میں مقدمہ چلانے کے مستوجب ہیں ——— (خالد عثمان لتمیں)

✿ قرآن مجید کی پشتو تفسیر افضلیہ میں قرآن مجید کے عربی متن اور ترجمے میں بیشمار غلطیاں کی گئی ہیں اور بعض غلطیاں ایسی ہیں جن پر کفر لازم آتا ہے، یہ تفسیر پرسوں ہی ایک دوست کے ذریعے میرے مطالعے سے گذری اور میں نے اس کے صرف پارۂ اوّل میں چالیس غلطیاں نوٹ کرلی ہیں۔ اس قرآن مجید کا رسم الخط مصحف عثمانی کے رسم الخط کے خلاف ہے جبکہ مصحف عثمانی کے رسم الخط پر بارہ ہزار صحابہؓ کرام کا اجماع ہے، اس قرآن مجید میں بعض جگہ حروف بڑھائے گئے ہیں اور بعض جگہ کم کیے گئے ہیں اسی طرح زبر، پیش وغیرہ میں بھی رد و بدل کیا گیا ہے۔ مثلاً پارہ اول کی آیت ۱۲۴ میں رَبُّہٗ کی بجائے رَبَّہٗ لکھا گیا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ (معاذ اللہ) ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کو آزمایا۔ اور سورۂ فاتحہ میں نَسْتَعِیْنُ میں آخری نُون کے اوپر پیش کی جگہ زبر رکھا گیا ہے اور ترجمہ یہ کیا گیا ہے کہ "میں خاص تجھ سے مدد مانگتا ہوں" حالانکہ ترجمہ یہ ہونا چاہیئے تھا کہ "ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں" کیونکہ یہ جمع کا صیغہ ہے ——— تفسیر افضلیہ کی اشاعت سے پہلے اس کی لفظی اور معنوی غلطیوں کی تصحیح کرانی ضروری تھی